1

ادب میں اقدار کی باتیں

اور اُثبات کے دیگر مضامین

مرتب

اشعر نجمی

’اثبات‘ کا ہر شمارہ معیاری اور انوکھا ہوتا ہے۔ پہلے شمارے سے حالیہ شمارے تک اشعر نجمی کو ایک چسکا لگ گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ اپنا ریکارڈ خود ہی توڑتے ہیں، دوسرا اخیر ان کے ریکارڈز کیسے توڑے گا، یہ کسی کے بس کی بات ہی نہیں ہے۔ یہ تو خود اشعر نجمی کے بس میں بھی نہیں بلکہ اس جنون کے بس میں ہے جس کے بس میں اشعر نجمی ہیں۔ اشعر مجھے ایک بڑے بیانیہ، ایک بڑی تخلیق کی روحانی بے چینی کو اپنے وجود پر طاری کیے رہنے والے فرد کی طرح نظر آتے ہیں۔ ’اثبات‘ کی ترتیب اور ان کے اداریے اس بڑی اور نادیدہ تخلیق کی اکثر و بیشتر نظر آجانے والی جھلکیاں ہیں۔ تخلیقی حسیت اور تخلیقی ذہانت کا ایسا بھرپور امتزاج بہت کم دیکھنے میں آتا ہے۔

خالد جاوید

ESBAAT PUBLICATIONS
more than just books

esbaat quarterly
+91 8169002417
+91 7000815183
@Esbaaat
esbaat_editor
asharnajmi2020@gmail.com

ISBN 9789391037383
₹ 700/-

ادب میں اقدار کی باتیں

اور اثبات کے دیگر مضامین

(حصہ اول)

مرتب

اشعر نجمی

Alisha Printers

ISBN: 9789391037383

© Ashar Najmi

Adab Mein Iqdaar ki Batein
by Ashar Najmi
1st Edition: January 2023
Sangam Prints, Mumbai

اس کتاب کا کوئی بھی حصہ مصنف یا ناشر کی پیشگی اجازت کے بغیر کسی بھی وضع یا جلد میں
کلّی یا جزوی، منتخب یا مکرر اشاعت یا بہ صورت فوٹو کاپی، ریکارڈنگ، الیکٹرانک، میکینیکل
یا ویب سائٹ پر اَپ لوڈنگ کے لیے استعمال نہ کیا جائے۔ نیز اس کتاب پر کسی بھی
قسم کے تنازعہ کو نمٹانے کا اختیار صرف ممبئی کی عدلیہ کو ہوگا۔

کتاب: ادب میں اقدار کی باتیں (مضامین)

مرتب: اشعر نجمی

پہلی اشاعت: جنوری ۲۰۲۳

Alisha Printers

B-704, Abhishek Building, Laxmi Park, Naya Nagar,
Mira Road East, Dist. Thane 401107 Maharashtra, India.
Mob. +91 9702962786, E-mail: batliwalahussain4@gmail.com

شمس الرحمٰن فاروقی

کے نام

ادب میں اقدار کی باتیں

فہرست

اکبر الہ آبادی، نو آبادیاتی نظام اور عہد حاضر	شمس الرحمٰن فاروقی	9
ادب میں اقدار کی باتیں	حسین الحق	24
تحقیق، تنگ نظری اور توصیف باہمی	عبدالستار دلوی	33
ایک نئے تنقیدی مکالمے کی ضرورت	آصف فرخی	49
معاصر اردو فکشن اور نظم	عتیق اللہ	61
افسانوی اور غیر افسانوی نثر	خالد جاوید	79
کیا میر یہی ہے جو ترے در پہ کھڑا تھا	قاضی افضال حسین	87
قرۃ العین حیدر (یادیں اور باتیں)	وارث کرمانی	97
قرۃ العین حیدر کے چند مختصر ناولوں پر ایک نظر	محمد سلیم الرحمٰن	105
میرا جی سو برس کی عمر میں	شمس الرحمٰن فاروقی	114
اکیسویں صدی میں فیض	ناصر عباس نیر	139
فیض کے بارے میں چند باتیں	احمد محفوظ	145
کلام فیض اور نئے تصادم	محمد حمید شاہد	151
تکلم، بیانیہ اور افسانویت	سکندر احمد	168
موت اور 'موت کی کتاب'	شمس الرحمٰن فاروقی	192
'آخری سواریاں' کی شعریات کی دریافت	عتیق اللہ	211
معاصرین کے لیے تشویش کا سبب	سید محمد اشرف	228
اچانک ایک ناول	صدیق عالم	236

طوطارام عاصی لکھنوی کی گالیاں	شمس الرحمٰن فاروقی	244
وجودی سچ اورنئی اخلاقی کائنات کا حسی بیانیہ	شافع قدوائی	252
صدیق عالم: ایک اور یجنل افسانہ نگار	فضیل جعفری	265
عتیق اللہ: وجود کی متبادل جمالیات کا شاعر	خالد جاوید	284
خالد جاوید کا 'نعمت خانہ'	طارق چھتاری	296
فحش کی تشکیل	قاضی افضال حسین	303
خالد جاوید جو بار بار مرتا ہے بار بار پیدا ہوتا ہے	عتیق اللہ	314
اشعر نجمی کا 'اس نے کہا تھا'	خورشید اکرم	334
کلاسیکی ادب اورنئی نسل کا معاملہ	ندیم احمد	347
جنون اور جنس: میر اور میراجی	تصنیف حیدر	355
'خاک پر ہوتی ہے تیری لالہ کاری ہائے ہائے'	ارجمند آرا	372
ہماری عربی اور ہیچ مدانی	قاضی عثمان	386
ستیہ پال آنند استفادے سے سرقے تک	حیدر قریشی	393
ہم جنسیت: عام تعصّبات کی نفسیات	تصنیف حیدر	404
لسان العصر اور مشاعروں کی روایت	احمد رضوان	409

پیش لفظ

تادم تحریر 'اثبات' کے چھتیس شمارے گذشتہ پندرہ برسوں میں منظر عام پر آ چکے ہیں اور آئندہ شمارہ پریس میں ہے۔ لیکن میری نظر میں یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے جس پر شور مچایا جائے یا اپنی پیٹھ ٹھونکی جائے۔ بہت سے ایسے ادبی رسائل ہیں جو ایک مدت سے نکل رہے ہیں۔ البتہ ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو برسوں سے .I.C.U میں ایڑیاں رگڑ رہے ہیں اور جنھیں شخصی گوشوں کی آکسیجن سے زندہ رکھنے کی کوشش کی جارہی ہے اور کچھ ایسے بھی ہیں جن کے مالکان/ مدیران نے اپنے جملہ حقوق کسی صاحب تخت کے نام رہن نامے پر لکھ کر دے دیے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہمیں اب تک ایسی نوبت پیش نہیں آئی۔ ان پندرہ برسوں میں ہم نے معیار پر کبھی کوئی سمجھوتہ نہیں کیا، نہ تجارتی گوشوں کے ذریعے رسالے کو زندہ رکھنے کی کوشش کی گئی اور نہ ہی کاسۂ گدائی لے کر سرکاری اور غیر سرکاری اردو اداروں کے دروازے کھٹکھٹائے گئے۔ گذشتہ پندرہ برسوں میں 'اثبات' نے کوئی کارنامہ نہیں کیا، کوئی معجزہ نہیں دکھایا لیکن اپنے ارتباطی فقرے (Tagline) پر ضرور قائم رہا اور ازسرنو اس پرانے لیکن بنیادی سبق کو یاد کرنے اور کرانے کی کوشش کی کہ ادب میں صرف مثبت اور آفاقی قدروں کے حوالے سے ہی زندہ رہا جا سکتا ہے۔ باقی جو کچھ ہے، وہ محض التباس ہے۔

اب چونکہ میں ان پندرہ برسوں میں کئی برسوں کا ہو گیا ہوں، پہلے کے مقابلے ذمہ داریوں کی نوعیت بھی بدلی ہے اور ان میں اضافہ بھی ہوا ہے، سو میں نے 'اثبات' کے پچاسویں شمارے کے بعد اسے بند کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ یوں بھی میں لمبی زندگی پر کچھ زیادہ یقین نہیں

رکھتا بلکہ میں زندگی اور تحرک سے بھرپور عمر کا ہمیشہ خواہاں رہا ہوں۔ مجھے لگتا ہے میری موت سانس رکنے سے نہیں، ادب سے ریٹائرمنٹ لینے سے ہوگی۔ لہٰذا، 'اثبات' کے بند کرنے کا سبب صرف ادارت سے ریٹائرمنٹ ہے نہ کہ ادب سے۔ میری ادبی سرگرمیاں جاری رہیں گی اور میں اپنے ان ادھورے کاموں پر فوکس کر پاؤں گا جو مجھ سے یکسوئی کا عرصے سے تقاضہ کر رہے ہیں۔

سو، میں اب 'اثبات' کو سمیٹنے لگا ہوں۔ زیر نظر انتخاب 'اثبات' میں شائع ان مضامین پر مشتمل ہے جو مضمون نگاروں نے براہ راست 'اثبات' کو بھیجے تھے، اور سب سے پہلے یہ اثبات ہی میں چھپے، یہ الگ بات ہے کہ دوسرے رسائل یا متعلقہ مضمون نگاروں کے مجموعوں میں اس کے بعد شامل اشاعت ہوئے۔ اس انتخاب میں پاکستانی مضمون نگاروں کے جو مضامین شامل ہیں، وہ بھی کم از کم ہندوستان میں سب سے پہلے 'اثبات' میں ہی شائع ہوئے تھے۔ زیر نظر انتخاب کو ترتیب دیتے ہوئے احساس ہوا کہ 'اثبات' کے لیے سب سے زیادہ شمس الرحمٰن فاروقی صاحب نے لکھا، میری یادداشت کے مطابق ہندو پاک کے کسی ایک ادبی رسالے کے لیے انھوں نے اس تعداد میں مضامین نہیں لکھے، حتیٰ کہ منٹو پر تو انھوں نے میرے سوالوں کے جواب دیتے ہوئے ایک کتابچہ ہی لکھ دیا۔ یہ کتابچہ اس انتخاب میں شامل نہیں کیا گیا ہے، اسے الگ سے شائع کیا جا رہا ہے۔

اس انتخاب کی دو جلدیں پیش کی جا رہی ہیں، امید ہے یہ ادب کے تربیت یافتہ قارئین، اساتذہ اور طلبا کے لیے یکساں طور پر مفید ثابت ہوں گی۔

جلد ہی اسی طرز میں 'اثبات' میں شائع تحریری مذاکروں اور مکالموں کا انتخاب بھی پیش کیا جائے گا۔ لیکن اس سے بھی زیادہ ضروری 'اثبات' میں شائع ان افسانوں کا بھی ایک انتخاب ہے جنھیں ان کے لکھنے والوں نے سب سے پہلے 'اثبات' کو ہی بھیجا اور یہیں شائع ہوئے۔

کام بہت ہے اور وقت بہت کم۔ آنکھوں کی بینائی روز بہ روز کم ہوتی جاتی ہے اور بلڈ شوگر بڑھتا جاتا ہے۔ بس اک آپ کی نگاہ التفات ہی کا آسرا ہے جس کے دم پر یہ جنون قائم ہے۔

اشعر نجمی

۱۹ جنوری ۲۰۲۳